باب: 46

حکیم ابن سینا

(Hakim Ibn Sina, 980-1037 AD)

ابن سینا کا اصل نام ابو علی الحسین ہے۔ مگر وہ، بو علی سینا کے نام سے معروف ہیں۔ سنہ 370ھ میں بخارا کے نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ دالد کا نام، عبد اللہ ابن سینا ہے۔ ان کے والد کا تعلق اسمٰعیلی فرقے سے تھا لیکن بو علی سینا کبھی اس طرف راغب نہیں ہوئے۔ وہ ابتدائی تعلیم کے لیے بخارا پہنچے جہاں اپنی پڑھائی کی ابتدا قرآن، فقہ اور ادب سے کی اور بعد میں دیگر علوم کی طرف مائل ہوئے۔ انہوں نے ابو عبد اللہ النا تلی سے منطق، فلسفہ اور ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔

بو علی سینا نے طب اور طبیعات کا گہرا مطالعہ از خود اپنے شوق سے کیا اور وہ جلد ہی طب میں ماہر ہوگئے۔ صرف سولہ سترہ برس کے تھے کہ انہوں نے بخارا کے حکمران، نوح بن منصور کا علاج بڑی کامیابی سے کیا۔ اس کے نتیجے میں ابن سینا کو حکومت کی قائم کردہ لائیبریری کا انچارج بنا دیا گیا۔ اس عظیم الشان لائیبریری نے ان کے مطالعہ کے شوق کی تکمیل میں ان کی بھرپور مدد کی۔ ابن سینا اپنی معلومات کی تصدیق مختلف مشاہدات اور تجربات کے ذریعے بھی کرتے رہے۔

1001ء میں ابن سینا نے سیاحت شروع کردی۔ پہلے وہ خوارزم پہنچے۔ پھر عراق گئے۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو دیکھتے ہوئے رے پہنچے۔ 1022ء میں اصفہان پہنچ کر مستقل سکونت اختیار کرلی۔ لیکن ان کے آخری تین سال ہمدان میں گذرے۔ اس پورے عرصے میں بو علی سینا نے سائنس فلسفہ اور طب پر بہت کام کیا۔ کئی کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے اس دَور کے علما اور فضلا خاص طور پر البیرونی، العراقی اور ابو الخیر سے ملاقاتیں بھی کیں اور ان سے مناظرے بھی کیے۔

ابن سینا نے فلسفہ، منطق، ریاضی اور سائنس کے موضوعات پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ ان میں فلسفہ پر " الشفاء" اور طب پر " القانون " اور " الادویہ " نہ صرف مشہور ہویں بلکہ ان تصنیفات نے دنیا بھر میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل کی۔ یورپی زبانوں میں ان کتابوں کے تراجم ہوئے۔ بارہویں صدی عیسوی کے بعد تو یہ کتابیں دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں بہ طور نصاب پڑھائی بھی جانے لگیں۔ بو علی سینا کی دیگر تصانیف

Siddiqui Publications

میں "النجات"، "الاشارات" اور "الہدایت رسائل فی الحکمت وطبیعات" بھی اہمیت رکھتی ہیں اور بہت مشہور ہیں۔ ابن سینا مغرب میں اوی سینا(Avicenna) کے نام سے مشہور ہیں۔

ابن سینا نے علوم سائنس میں، فزکس پر بہت کام کیا اور اس کے مختلف مضامین پر باقاعدہ ریسرچ کی۔ انہوں نے جیالوجی کے میدان میں بھی قدم رکھا اور پہاڑوں کی ساخت پر اپنے مشاہدات سے ان کی وضاحت کی۔ معدنیات پر توان کا رسالہ مدتوں یورپی علوم کا ماخذ رہا۔

بو علی سینا ایسے مسلمان عالم اور دانشور ہیں جنھوں نے پہلی بار سائنس اور تصوف کو ہم آہنگ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ روح اور جسم کی دو الگ حیثیتیں ہیں۔ روح مادّے کی نہیں بلکہ صورت کی ایک قسم ہے۔ اور جسم روح کے بغیر بے کار ہے۔ روح جسم کے تابع نہیں بلکہ اسے اپنا ادراک حاصل ہے۔ عقل اس کا ایک ملکہ (strength of intellect) ہے۔ جسم ایک خاص عمر کے بعد زوال پزیر ہو جاتا ہے جب کہ روح اور عقل میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مادّہ صورت رکھتا ہے اور ہر صورت کے لیے مادّہ ہونا لازمی ہے۔ چناں چہ وہ ایک دوسرے کے لیے علت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابن سینا، علت کی مختلف اقسام بتاتے ہیں۔ جیسے علت مادّی، علت ظاہری، علت صوری اور علت غائی۔ ان سب کے علاوہ ایک اور علت (علت حرکی) بھی ہے جو پہلی تمام علتوں کو متحرک کرتی ہے۔ یہ "علت العلل" یعنی سببوں کا سبب ہے۔ اسی آخری علت سے تمام علتیں ظہور پزیر ہوتی ہیں۔ اور یہی دراصل "خدا" ہے۔

ابن سینا، ذات اور وجود کو بھی دو الگ چیزیں قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وجود کے لیے ذات تو لازم ہے لیکن ذات کے لیے وجود لازم نہیں۔ اگر خدا صرف ممکن حیثیت رکھتا ہے تو وہ ذاتِ محض ہے جس کے لیے وجود لازم نہیں۔ اور اگر وہ وجود رکھتا ہے تو اس کے لیے ذات لازم ہے۔ ہر دو صورتوں میں خدا، عینِ ذات ہے۔ وہی عقل مطلق ہے جسے اپنی ذات کا شعور بھی ہے اور کائنات کا شعور بھی۔ تاہم ابن سینا اس فلسفیانہ چکر سے نکل کر کہتے ہیں کہ "۔۔ عقل کے ذریعے خدا کی ہستی کا ادراک ممکن نہیں۔ بس یہ سمجھ لیں کہ خدا ہے۔ اس کی نہ تو کوئی علت ہے نہ دلیل اور نہ تعریف، بلکہ یہ کائنات اور موجودات ہی اسے ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔۔"۔

ابن سینا، عقل اور ایمان کو ایک دوسری کی ضد قرار دیتے ہیں۔ تاہم وہ عقل کو ایمان کی ابتدا اور ایمان کو عقل کی انتہا کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک "پیغمبروں کا درجہ، فلسفیوں اور عقل پرستوں سے افضل ہے۔ اور وحی کی حیثیت، ادراک کی قوت یا intellectual capacity سے بلند تر ہے"۔ اُن کا کہنا ہے کہ "منطق اور علم ہمیں اتنی جلد خدا کے قریب نہیں کرتے جتنا ایمان اور تصوف۔ یوں، خدا کی ہستی کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے زہد و تقویٰ اور ریاضت زیادہ مددگار اور بہتر ثابت ہوتے ہیں"۔

Siddiqui Publications